CAMBRIDGE
International Education

Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension **May/June 2026**

TRANSCRIPT **Approximately 45 minutes**

This document has **10** pages. Any blank pages are indicated.

© Cambridge University Press & Assessment 2026 **[Turn over**

v1

[Pause 00’05”]

مشق نمبر: 1

سوال نمبر: 1 تا 8

سوال نمبر 1 تا 8 کے لیے آپ آٹھ مختلف حصے سُنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔ آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

سوال نمبر 1

F عالیہ: آصف، ہمیں صائمہ کی سالگرہ کی سرپرائز پارٹی کا انتظام کرنا چاہیے۔

M آصف: ہاں۔ ٹھیک ہے! تو پھر ہم تیاری کب اور کہاں شروع کریں؟

F عالیہ: صائمہ کی سالگرہ جمعے کو ہے۔ جمعرات کو میرے گھر پر تیاری کریں گے۔ میری بہن کیک بہت اچھا بناتی ہے۔ مجھے امید ہے امی کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

M آصف: بہت خوب! مہمانوں کی فہرست میں بنالوں گا۔ ہم اُس کے قریبی دوستوں کو بھی بلالیں گے۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 2

F عورت: مجھے ایک موبائل فون خریدنا ہے۔ کوئی اچھا سا فون دکھایئے۔

M دکاندار: جی ضرور! یہ بتایئے کہ آپ کو کیسا فون چاہیے؟

F عورت: میری بیٹی نے تو مجھے اچھے کیمرے والا فون لینے کا مشورہ دیا تھا لیکن مجھے ایسا فون چاہیے جو میرے چھوٹے پرس میں آسانی سے آجائے۔

M دکاندار: جی یہ لیجیے۔ یہ فون دیکھیے۔ یہ زیادہ بڑا بھی نہیں ہے اور ہلکا بھی۔ اس کا کیمرہ بھی بہت اچھا ہے۔

F عورت: جی۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ بہت شکریہ!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر3

M احمد: ماریہ! تم کھانے کے وقفے میں یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟

F ماریہ: بس کیا بتاؤں۔ بھوک کے مارے سر میں شدید درد ہے۔ دراصل آج میں اپنا لنچ گھر بھول آئی ہوں۔

M احمد: اوہ تو یہ بات ہے۔ چلو پھر تو تمہارے لیے ایک اچھی خبر ہے۔

F ماریہ: ہیں! وہ کیا؟ جلدی بتاؤ!

M احمد: آج صبا کی سالگرہ ہے۔ وہ سب کے لیے چاٹ، سموسے اور مٹھائی لائی ہے۔ تمہارا پوچھ رہی تھی۔

F ماریہ: واہ! زبردست! تو چلو پھر۔ دیر کس بات کی۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر4

F اس موسم گرما میں ہمارا "پارک میں ورزش" پروگرام دو جون سے شروع ہو رہا ہے! اس پروگرام میں شرکت کے لیے آپ کو دعوت دی جاتی ہے کہ آپ ہر ہفتے کی صبح 9 بجے سینٹرل پارک میں مفت کلاسز میں شامل ہوں جو تیس جون تک جاری رہیں گی۔ ان کلاسوں میں ہلکی پھلکی دوڑ کے ساتھ یوگا کی مشق بھی کروائی جائے گی۔ اس پروگرام میں ہر عمر کے لوگ شریک ہو سکتے ہیں۔ ایک چٹائی اور پانی کی بوتل ساتھ لانا مت بھولیے گا!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر5

M خالد: شاہدہ! مجھے تاریخ کے مضمون میں واقعی بہت مشکل پیش آ رہی ہے۔ جبکہ میں حساب میں سب سے آگے ہوں۔

F شاہدہ: خالد! تم کھانے کے وقفے میں اسکول کی لائبریری میں کیوں نہیں آ جاتے؟ ہم سب وہاں روزانہ آدھا گھنٹہ مل جل کر کام کرتے ہیں۔

M خالد: ٹھیک ہے۔ آج تو مجھے ہاکی کا میچ کھیلنا ہے لیکن کل سے میں لائبریری آیا کروں گا۔

F شاہدہ: بہت خوب۔ پھر تو ہمیں بھی حساب کے مضمون میں کافی مدد مل جایا کرے گی۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر6

F سارہ: شہزاد، تمہارا اسکول کا ٹرپ کیسا رہا؟ کیا کچھ کیا تم نے؟

M شہزاد: بہت اچھا تھا۔ میں نے کشتی چلائی۔ پہلے تو میں ڈر رہا تھا لیکن درحقیقت یہ اتنا مشکل نہیں تھا۔

F سارہ: اور پہاڑ پر چڑھنا کیسا لگا؟

M شہزاد: میرا خیال تھا یہ آسان ہوگا، لیکن ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔ میری تو سانس اکھڑنے لگی تھی۔ البتہ گھڑ سواری خوب کی جو باقی سب کو مشکل لگی، لیکن میرے لیے یہ کوئی نئی چیز نہیں تھی۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 7

F سعدیہ: اویس! کیا تم سارا سامان لے آئے جو میں نے منگوایا تھا؟

M اویس: ہاں، بس لیموں نہیں ملے۔ اگر تم کہو تو منڈی سے لے آؤں؟

F سعدیہ: نہیں۔ فی الحال تو ان کی ضرورت نہیں۔ بس مجھے کیک کے لیے انڈے چاہئیں۔

M اویس: اوہ! وہی تو نہیں لیے۔ مجھے یاد تھا کہ کچھ اور بھی لینا تھا لیکن دماغ سے نکل گیا۔ میں ابھی لے کر آتا ہوں۔

F سعدیہ: چلو پھر ایک درجن کیلے بھی لے آنا۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 8

M ٹور گائیڈ کا پیغام!

صبح بخیر۔ ہم آج شاہی قلعے کا دورہ کریں گے۔ آج صبح کے وقت ہم اپنی کوچ کا استعمال نہیں کر سکیں گے کیونکہ اسے سروس کے لیے ورکشاپ بھجوایا گیا ہے۔ بہر حال پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ یوں تو ہم پیدل بھی جا سکتے ہیں کیونکہ قلعہ زیادہ دور نہیں اور موسم بھی بہت اچھا ہے، لیکن ہم عوامی بس میں سفر کریں گے جو ہمارے ہوٹل کے بالکل سامنے رکتی ہے، اور سیدھی قلعے تک جاتی ہے۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

مشق نمبر 1 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 2 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

مشق نمبر 2:

سوال نمبر 9

سری لنکا کے بارے میں ایک رپورٹ سنیں اور نیچے دیے گئے جملے ایک یا دو الفاظ لکھ کر مکمل کریں۔
آپ یہ رپورٹ دو بار سنیں گے۔

سری لنکا جنوبی ایشیا میں واقع ایک ایسا ملک ہے جو اپنے خوبصورت مناظر، بھرپور تاریخ اور قدیم ثقافت کے لیے جانا جاتا ہے۔ دنیا کے نقشے پر یہ جزیرہ نما ملک، بحر ہند میں ایک انمول موتی کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ سری لنکا کی تاریخ قدیم سلطنتوں، اہم تجارتی راستوں، اور ثقافتی تبدیلیوں سے بھرپور ہے۔ اس جزیرے پر انسانی آبادی بہت پرانے دور سے ہے، تاہم، سری لنکا کی تحریر شدہ تاریخ چھٹی صدی قبل مسیح میں شمالی ہندوستان سے آنے والے آریہ قبیلے کے لوگوں کی آمد سے شروع ہوتی ہے، جنہوں نے انورادھاپورا شہر میں پہلی بڑی تہذیب قائم کی۔

انورادھاپورا نے ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے تک بدھ مت، ثقافت، اور تجارت کے مرکز کے طور پر ترقی کی۔ انورادھاپورا کے زوال کے بعد پولوناروا کی سلطنت نے عروج پایا۔ جزیرے کی جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے 16 ویں صدی کے شروع میں یورپ سے آنے والے پرتگیزیوں نے سری لنکا میں پہلا قدم جمایا، جس کے بعد 17 ویں صدی کے وسط میں ڈچ آئے جبکہ برطانوی 18 ویں صدی کے آخر میں یہاں پہنچے۔ برطانوی دور میں سری لنکا میں بڑی تبدیلیاں آئیں، جن میں چائے، ربڑ، اور کافی کے باغات کی ترقی شامل ہے۔ 4 فروری 1948 کو اس ملک نے برطانوی راج سے آزادی حاصل کی اور 1972 میں اس ملک کا نام سری لنکا رکھا گیا۔

سری لنکا میں سیاحت کی ایک طویل تاریخ ہے۔ یہاں کے قدیم شہر، جیسے انورادھاپورا، پولوناروا، اور کینڈی، آثار قدیمہ اور ثقافتی عجائبات کے خزانے ہیں۔ کینڈی، سری لنکا کے قدیم بادشاہوں کا آخری دارالحکومت اور دنیا کے سب سے اہم بدھ مت کے مقامات میں سے ایک ہے۔ یہاں کے سالانہ میلے میں ڈھول کی تھاپ پر روایتی ناچ اور خوبصورت سجائے ہوئے ہاتھی سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

سری لنکا کے دلکش مناظر میں سنہری ریت کے ساحل، سرسبز بارشوں کے جنگلات، دھندلے پہاڑ، اور خشک میدان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں کے نیشنل پارک میں ہاتھی، چیتے، اور مختلف پرندوں کی اقسام دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ وسطی پہاڑی علاقے اپنے خوبصورت مناظر اور چائے کے باغات کے لئے مشہور ہیں۔ نوارا ایلیا کا شہر، اپنے فن تعمیر اور سرد موسم کی وجہ سے "چھوٹا انگلینڈ" کہلاتا ہے۔ جزیرے کا پرسکون ماحول اور یہاں کے مشہور روایتی علاج کے طریقے دنیا بھر سے سیاحوں کو یہاں کھینچ لاتے ہیں۔

[Pause 00’30”]

اب آپ یہ رپورٹ دوبارہ سنیں۔

مشق نمبر 2 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیں۔

[Repeat]
[Pause 00’30”]

مشق نمبر:3

سوال نمبر10

آپ کھیلوں سے متعلق چھ لوگوں کی گفتگو سن رہے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اس کی دی گئی رائے (**A–G**) سے ملائیں۔
ہر شخص کے لیے انگریزی حروف (**A–G**) میں سے ایک حرف دیے گئے خانے میں لکھیں۔
ہر حرف کا استعمال صرف ایک بار کریں۔
ایک حرف اضافی ہے جسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔
آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00'05"]
[Signal]
[Pause 00'03"]

پہلی رائے

Male, early 20s

باسکٹ بال میرا پسندیدہ کھیل ہے کیونکہ یہ میرے لیے چست رہنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس کھیل میں ہر وقت چوکس رہنا پڑتا ہے اور اپنی ٹیم کے علاوہ مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں پر بھی گہری نظر رکھنی پڑتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ اچھلتی ہوئی گیند کو بھی مہارت سے سنبھالنا ہوتا ہے۔ میں اس کھیل کی تیز رفتاری اور گول ہونے سے بہت خوش ہوتا ہوں۔ ٹیم کے ہر کھلاڑی کے ساتھ مسلسل رابطے کی وجہ سے میرے بہت سے دوست ہیں۔

دوسری رائے

Female, late teens

میرے نزدیک تیراکی ایک حیرت انگیز سرگرمی ہے جو میں بہت پسند کرتی ہوں۔ یہ میری ہڈیوں اور جوڑوں پر دباؤ ڈالے بغیر پورے جسم کی ورزش کا بہترین ذریعہ ہے۔ تیراکی سے دن بھر کی تھکن اتر جاتی ہے اور پانی کی لہریں ذہنی سکون فراہم کرتی ہیں۔ چونکہ یہ ایک انفرادی کھیل ہے، اس لیے میں اپنے ذاتی ہدف مقرر کر سکتی ہوں اور اپنی کارکردگی پر نظر رکھ سکتی ہوں۔ مچھلی کی طرح پانی میں غوطے لگانا بھی ایک بے مثال آزادی کا احساس پیدا کرتا ہے۔

تیسری رائے

Male, late 50s

یوں تو میں کبھی کبھار کسی بھی کھیل میں حصہ لے لیتا ہوں لیکن دوڑنا میری سب سے پسندیدہ سرگرمیوں میں سے ایک ہے۔ اس سرگرمی میں مسلسل تربیت نے میری برداشت، ذہنی قوت اور نظم وضبط کو بہتر بنایا ہے۔ میں عموماً لمبی دوڑ کے مقابلوں میں حصہ لیتا ہوں اور سخت مقابلے جیت کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ خوشنما درختوں سے گھری خاموش سڑکوں اور سرسبز میدانوں میں دوڑنا میرے لیے جسمانی فوائد سے کہیں زیادہ ہے اور فطرت سے قریب رہنے کا موقع ہے۔

چوتھی رائے

Female, late 20s

میرے لیے تو جمناسٹک در حقیقت ایک ایسی غیر معمولی سر گرمی رہی ہے جس نے سچ میں میری زندگی تبدیل کر دی ہے۔ سالوں کی محنت اور مسلسل مشق سے میں نے اپنے جسم میں بہت زیادہ لچک اور حیرت انگیز جسمانی کنٹرول حاصل کیا ہے۔ اس نئی مہارت کو حاصل کرنے کے بعد پیدا ہونے والا کامیابی کا احساس بے مثال ہے۔ جمناسٹک سے میری کام پر توجہ اور خود اعتمادی میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ میں ہر مشکل کام کو کرنے کی ہمت اور جذبہ رکھتی ہوں۔

پانچویں رائے

Male, early 40s

فٹ بال بچپن سے میرا پسندیدہ کھیل ہے۔ جب بھی ہم کوئی بڑا میچ جیتتے ہیں تو کامیابی کے احساس کو بیان کرنا مشکل ہے۔ فٹ بال میں کامیابی کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ ٹیم کے سب کھلاڑی مل جل کر کوشش کریں اور ایک دوسرے پر اعتماد کریں۔ یہ کھیل ہمیں سکھاتا ہے کہ ساتھیوں کی حوصلہ افزائی کیسے کی جاتی ہے، لیڈر کیسے بنتے ہیں اور مقابلے کے دباؤ کو کیسے سنبھالا جاتا ہے۔ میرے نزدیک تو فٹ بال بھی اُتنا ہی دماغی کھیل ہے جتنا کہ شطرنج۔

چھٹی رائے

Female, 30s

مجھے تو بھاگنے دوڑنے کے بجائے چٹان پر چڑھنا اچھا لگتا ہے۔ یہ ایک منفرد اور دلچسپ کھیل ہے۔ یہ کھیل جسمانی اور ذہنی دونوں طرح سے مجھے چیلنج کرتا ہے کیونکہ میں مختلف راستوں کو ڈھونڈنے اور نئی چٹانوں پر چڑھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ بعض لوگوں کو لگتا ہے کہ شاید یہ بہت خطرناک کھیل ہے، لیکن اگر آپ تمام حفاظتی اصولوں پر عمل کریں تو یہ بھی دوسری کھیلوں کی طرح ایک محفوظ کھیل ہے۔ البتہ جو اونچائی سے گھبراتے ہیں شاید ان کے لیے یہ مشکل ہو۔

[Pause 00’05”]

اب آپ یہ گفتگو دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

مشق نمبر:4

سوال نمبر: 11 تا 18

آپ ایک مشہور ڈرامہ نگار سے لیا گیا ایک انٹرویو سن رہے ہیں۔ انٹرویو سن کر ہر سوال کے لیے
(A, B یا C) میں سے صحیح جواب کے سامنے دیے گئے خانے میں (✓) ٹک کا نشان لگائیں۔
آپ یہ انٹرویو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

میزبان: آج کے پروگرام میں تابندہ ہمارے ساتھ ہیں، جو ایک ڈرامہ نگار ہیں۔ تابندہ ایک عرصے سے مختلف ٹی وی چینلز کے لیے ڈرامے لکھ رہی ہیں۔ تو آیئے تابندہ سے بات کرتے ہیں۔
السلام علیکم تابندہ!

تابندہ: جی وعلیکم السلام!

میزبان: سب سے پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ کب سے ٹی وی کے لیے ڈرامے لکھ رہی ہیں؟

تابندہ: یوں تو مجھے ڈرامے لکھتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن میں پچھلے بیس سالوں سے مختلف ٹی وی چینلز کے لیے ڈرامے لکھ رہی ہوں۔

میزبان: بہت خوب! تو یہ بتایئے کہ آپ نے ڈرامے لکھنا شروع کیسے کیا؟

تابندہ: دراصل میں اسکول کے وقت سے ہی ڈراموں میں مختلف کردار ادا کرتی تھی۔ پھر کچھ یوں ہوا کہ میری کچھ کزنز چھٹیوں میں ہمارے گھر آ کر رہیں۔ وہ صرف سات اور نو سال کی تھیں اور انہیں تفریح کی ضرورت تھی۔ میں نے پہلی مرتبہ ان کے لیے ایک چھوٹا سا مزاحیہ ڈرامہ لکھا اور انہیں بھی اداکاری میں شامل کیا۔ نا صرف انہیں بلکہ سب گھر والوں کو بھی یہ ڈرامہ بہت پسند آیا۔ بس پھر کیا تھا، کچھ ہی عرصے میں میرے لکھے ہوئے ڈرامے خاندان کی ہر سالگرہ کی پارٹی اور دیگر تقریبات کی رونق بننے لگے۔

میزبان: ارے واہ! تو پھر آپ کی اس نئی تخلیقی صلاحیت کو خاندان سے باہر مزید لوگوں تک پہنچنے کا موقع کیسے ملا؟

تابندہ: اسکول کے بعد جب میں کالج میں گئی تو وہاں بھی میں نے ڈرامہ کلب میں حصہ لیا۔ یوں تو کسی بھی ڈرامے کے لیے مناسب سٹیج کا انتظام بہت اہم ہوتا ہے اور بہت سے بچے ڈرامے میں حصہ لینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، لیکن ڈرامے کے لیے ایک دلچسپ اور جاندار کہانی ڈھونڈنا سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ میں نے اسے ایک بہترین موقع جان کر اس میدان میں زیادہ توجہ دینا شروع کی۔ مجھے اس مشکل مرحلے کا حل پیش کرنے پر تمام اساتذہ اور طالب علموں سے بہت پذیرائی ملی۔

میزبان: بہت خوب۔ تو یہ شوق کالج میں بھی جاری رہا، پھر آپ نے اس بارے میں سنجیدگی کب اختیار کی؟

تابندہ: جی! کالج کے بعد میں نے یونیورسٹی میں اردو ادب کا انتخاب کیا۔ اس سے میری زبان و بیان میں اور زیادہ نکھار آیا اور میں نے مطالعے سے بھی بہت کچھ سیکھا۔ ایک چیز جو میرے متعلق نمایاں تھی وہ یہ کہ باقی طلبہ اساتذہ سے صرف نصاب کی حد تک سوالات کرتے جبکہ میں نصاب سے کہیں آگے کے سوالات اور مختلف مضامین پر تنقیدی تجزیہ کرتی تھی۔ اس بات سے میرے اساتذہ بھی متاثر تھے اور انہوں نے مجھے اطمینان بخش جوابات دینے میں کبھی مایوس نہیں کیا تھا۔

میزبان: کیا آپ نے یونیورسٹی میں بھی ڈرامے لکھنا جاری رکھا؟

© Cambridge University Press & Assessment 2026

تابندہ: جی۔ حالانکہ یونیورسٹی میں کورس کا کام بہت زیادہ ہوا کرتا تھا، لیکن میں ڈرامہ لکھنے کے لیے وقت نکال لیتی تھی کیونکہ میں نے اسے کبھی کام نہیں سمجھا۔ میرے لیے یہ ایسے ہی تھا جیسے کوئی شاعر اپنے خیالات اور تصورات کو بڑی آسانی سے اشعار میں بیان کر دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح میرے ذہن میں آنے والی نئی کہانیاں اور کردار ایک ڈرامائی شکل اختیار کر لیتے جنہیں میں مکالموں میں پرو دیتی۔ یونیورسٹی میں کئی ایسے مواقع ملے جہاں آرٹ کونسل کے ساتھ مل کر مختلف یونیورسٹیوں کے ساتھ ڈراموں کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ ہر وہ مقابلہ جو ہم جیتے، اس کی کہانی میری ہی لکھی ہوئی تھی۔

میزبان: اچھا! یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے، آپ کا پہلا ڈرامہ ٹی وی پر کب چلا؟

تابندہ: جب میں یونیورسٹی کے آخری سال میں تھی تو آرٹ کونسل کی طرف سے ایک ایسا مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں مسلسل تین مرتبہ جیتنے والی یونیورسٹیوں کے درمیان ڈرامہ لکھ کر پیش کرنے کا مقابلہ تھا۔ اس میں سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ ہمیں ایک خاص موضوع پر ڈرامہ نگاری کے ساتھ اداکاری بھی کرنا تھی۔ ججز کے پینل میں مشہور اداکار اور نامور ہدایت کار شامل تھے۔ اب آپ اسے میری خوش قسمتی کہہ لیجیے کہ باوجود اس کے کہ ہماری یونیورسٹی کی مجموعی کارکردگی پر تو ہمیں تیسری پوزیشن ملی لیکن ہمارے ڈرامے کی کہانی کو بہت سراہا گیا۔

میزبان: ارے واہ! یہ تو واقعی دلچسپ ہے۔ پھر تو یہ مقابلہ آپ کے لیے سنگ میل ثابت ہوا ہوگا؟

تابندہ: (مسکراتے ہوئے) جی بس یوں ہی سمجھ لیجیے۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب ایک ڈائریکٹر نے میرے ڈرامے کو بے حد پسند کیا اور مجھے ٹی وی کے لیے ڈرامہ لکھنے کو کہا۔ بس پھر کیا تھا، پہلا ڈرامہ آن ایئر ہوتے ہی کئی اور ڈائریکٹرز نے بھی مجھ سے رابطہ کیا۔ اب تو یہ حال ہے کہ روزانہ کسی نہ کسی ٹی وی چینل پر میرا لکھا ہوا ڈرامہ آپ کو دیکھنے کو مل جائے گا۔

میزبان: بہت خوب! امید ہے نوجوانوں کو آپ کی گفتگو سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔
ہمارے پروگرام میں شرکت کے لیے آپ کا بہت شکریہ۔

تابندہ: انٹرویو کی دعوت دینے کے لیے آپ کا بھی بہت شکریہ۔
اب آپ یہ بات چیت دوبارہ سنیں۔

[Pause 00’30”]
[Repeat]
[Pause 00’30”]

ریکارڈنگ ختم ہوئی اور اس کے ساتھ یہ امتحان بھی ختم ہوا۔

[Pause 00’30”]

This is the end of the recording and of the examination.

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (Cambridge University Press & Assessment) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge International Education is the name of our awarding body and a part of Cambridge University Press & Assessment, which is a department of the University of Cambridge.